اداریہ (EDITORIAL)

تلاطم کے پیچھے

گزشتہ شمارہ میں تلاطم عالم کا ذکر ہوا تھا، اس کی بلاخیزی میں کوئی دورائے نہیں۔ اس کا سبب چاہے جو ہو، تاریخ کا جبر، انسانی قہر، سیاسی ظلم یا سماجی ستم۔ اس میں پسنے والے انسان ہی ہوتے ہیں۔ جو جانور یا دوپائے جانور پستے ہیں وہ بھی کسی نہ کسی طرح انسان ہی سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اس طرح پوری عالم انسانیت اس کی لپیٹ میں ہوتا ہے۔ کوئی فرد بشر اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ صورت حال انتہائی تشویش ناک ضرور ہے پھر بھی ہمیں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس کی وجہ ہے۔ خدا سلامت رکھے ہمارا ناخدا زندہ سلامت ہے۔ وہ کہیں گم نہیں ہوا ہے، بس ہماری آنکھوں سے اوجھل ہے۔ (کشتی کا ناخدا ہماری آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے لیکن آج جہاز کا ناخدا ہماری آنکھوں کے سامنے کب ہوتا ہے؟) پھر بھی ہمیں اس کے ہونے کا یقین ہے اور اس پر بھروسہ ہے ؎

جہاز نظم جہاں خودبخود نہیں ہے رواں
چھپا ہی کیوں نہ ہو لیکن ہے ناخدا کوئی

اسی کے بل بوتے ہمارا سارا اطمینان بھی ہے۔ اس لئے بڑے سکون کے ساتھ عقل اور ہوش سے کام لے سکتے ہیں۔ اس ساری بلاخیزی کا رخ اسلام مخالف لگتا ہے، کم از کم مسلمانوں کی صحافت کی نظر میں۔ دنیا کو بھی یہ احساس ہے کہ اسلام غلط فہمی کا سب سے زیادہ شکار ہے: Islam is the most misunderstood religion اسلام اصل میں بدابلاغی کا خاص شکار ہے۔ یعنی Disinformation یا Disunderstanding کے نشانے پر ہے۔ بات کیا ہے: کھسیانی بلی کھمبا نوچے۔ عالمی پیمانہ پر جو بھی انقلابی تبدیلیاں ہوئیں یا ہو رہی ہیں، ان سب کے پیچھے اسلام کا اثر دیکھا جا سکتا ہے۔ دیکھئے آج کی دنیا اگر خدا کو مانتی ہے تو ایک ہی مانتی ہے۔ پہلے کے مشرکانہ عقیدوں اور رسموں سے بظاہر وابستہ لوگ بھی ان کی تاویل کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ کیا اسلام کی تبلیغ توحید کا اثر (معجزہ) نہیں ہے؟ اسلام کی سماجی، معاشی برابری کے فکری غلبہ سے کمیونزم، (اشتراک پسندی)، سوشلزم (اجتماعیت پسندی) نظریوں، نسل پسندی (Aparthied) اور چھوا چھوت کے خاتمے کی طرف قانونی اور سیاسی میلان پیدا ہوا، (ویسے کمیونزم اور سوشلزم کی حیثیت اب سیاسی نعروں، وہ بھی بجھے بجھے، سے زیادہ نہیں رہ گئی ہے (وہ بھی ان نظریوں میں غیر اسلامی اجزاء کی شمولیت کے سبب ہی ہے۔) جہاں ازدواج کے پاکیزہ رشتے کے ساتھ طلاق کا کوئی تصور نہیں تھا وہاں طلاق کی قانونی حیثیت تسلیم کی گئی۔ (اسلام نے طلاق کی اجازت تو دی مگر اسے مکروہ قرار دیا۔ اجازت بھی غیر مشروط نہیں ہے۔ فقہ جعفری میں تو شرائط زیادہ ہی سخت ہیں۔) ایسے نہ جانے کتنے Issues / مدعا ہیں جہاں اسلام کا شعوری، غیر شعوری یا تحت الشعوری اثر صاف دیکھا جا سکتا ہے۔

وقت کے ساتھ یہ دائرۂ اثر بڑھتا ہی جاتا ہے۔ آج دنیا میں اسلام مخالف سرگرمیاں اسلام کے فکری اور نظریاتی غلبہ کی دی ہوئی ہار کی کھسیاہٹ کی پیداوار یعنی نفسیاتی ردعمل ہے۔ ایک مسلمان ہونے کے ناطے ایسی اسلامی مخالف سرگرمیوں کا ہمیں ایک طرح سے استقبال کرنا چاہئے کہ ان کے پیچھے اسلام کی اثراندازی کا اعتراف اور دنیا کی عملی (زبانی نہیں) اسلام نوازی ملتی ہے۔

(م۔ر۔عابد)